مولانا سنبھلی نے ان کی پیوند کاری کی۔ اور مولانا ناظر حسن کے خلا کو پُر کرنے میں کامیاب رہے مولانا ناظر حسن کے مسودہ میں باب الاستتار عند الحاجۃ باب ما جاء ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد الحاجۃ ابعد فی المذھب[1] کی تقریر موجود نہیں۔ مولانا سنبھلی نے اس موقع پر ضروری تشریحات کا اضافہ کیا اور نوٹ لکھا۔

" واضح ہو کہ یہ مضمون باب الاستتار سے یہاں تک بندہ حقیر احمد حسن نے ضروری سمجھ کر بڑھا دیا ہے۔ حضرت کی تقریر و تحریر میں قلم بند نہ تھا۔"[2]

المسک الذکی کا مکمل نسخہ جو دو جلدوں اور ۵۶۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ ذخیرہ مجلس خیر دارالعلوم کورنگی کراچی (پاکستان) میں محفوظ ہے[3] جلد اول ۴۵۰ صفحات پر اور جلد ثانی صرف ۱۵۸ صفحات پر محتوی ہے جلد اول کے سر عنوان حضرت تھانوی کے قلم سے یہ الفاظ تحریر ہیں۔

توبید بعض القارئین علی و تبییض لبعض الکاتبین لدی، الذی یعبر نفسہ بالجامع

المسک ذکی کی پہلی جلد ربیع الآخر ۱۳۳۴ھ میں مکمل ہوئی۔ مولانا سنبھلی کی اطلاع ہے۔

"قد تم تعلیق الجزء الاول من الترمذی بحمد اللہ عزوجل بعد العصر الثالث من ربیع الاخر ۱۳۳۴ھ"

اور جلد ثانی ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ میں اختتام پذیر ہوئی۔ ترقیمہ کتاب ان الفاظ پر مشتمل ہے۔

"الحمد للہ تعالیٰ عزوجل! کہ حاشیہ ترمذی آج بتاریخ ۱۱ ربیع الآخر ۱۳۳۵ھ قبل عصر تمام ہوگیا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم"

سطور بالا میں گزر گیا ہے کہ مولانا ناظر حسن کا مکتوبہ نسخہ جو تین سو اڑتیس صفحات پر مشتمل ہے ہمارے ذخیرہ کتب میں محفوظ ہے۔ اس نسخہ کے حواشی پر مولانا سنبھلی کے قلم سے چند عبارات بھی ثبت ہیں۔

تا دم تحریر کنز اللطائف یا المسک الذکی کی ترتیب و تدوین کے بعد ایک سے زائد مرتبہ تنبیہات وصیت میں اس کا تذکرہ آیا ہے[4] اس کی طباعت کے اخراجات کا تخمینہ بھی شائع ہوا[5] اور تالیفات اشرفیہ میں بھی اس کی عدم اشاعت کا ذکر آیا ہے لعل اللہ یحدث بعد ذالک امراہ

---

[1] جامع ترمذی ص ۴ تا ۵ (مجتبائی دہلی ۱۳۲۸ھ) [2] المسک الذکی علی الجامع الترمذی ص ۱۲

[3] راقم سطور اس نسخہ سے استفادہ کے لیے حضرت مولانا محمد تقی صاحب عثمانی کا نہایت ممنون ہے۔ یہ بے بضاعت جب مارچ ۸۵ میں کراچی حاضر ہوا تو حضرت مولانا نے اپنی انتہائی مصروفیات کے باوجود اس نسخہ سے استفادہ کی سہولت بہم پہنچائی۔ [4] تتمہ رابعہ تنبیہات وصیت ص ۲ تتمہ ثالثہ ص ۱۷

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ
إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ وَاعْتَصِمُوا
بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

O ye who believe! Fear God as He should be feared, and die not except in a state of Islam. And hold fast, all together, by the Rope which God stretches out for you, and be not divided among yourselves.

PREMIER TOBACCO INDUSTRIES LIMITED

ترجمہ ماسٹر محمد عمر خان گڑھ

ارشادات مجدد الف ثانیؒ

فضیلت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خاص مقام اصل ہے۔ حضرت خدیجہؓ کے بعد تمام ازواج مطہرات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ کے ساتھ ب سے زیادہ محبت تھی۔ آپ زوجۂ رسول ہونے کی وجہ سے قرآنی اعلان کے مطابق تمام امت کی ماں ہیں ضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہؓ کے حجرہ مبارک میں ہوا۔ اور ان کی گود میں ہوا۔ آپ کے حجرہ کی مٹی عرشِ عظیم سے بلند تر ہے۔ آپ کی پاک دامنی کی گواہی خداوند تعالیٰ نے خود قرآن پاک میں دی۔

آپ کو مقام اجتہاد بھی حاصل تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نصف دین انہی کے ذریعہ ہم تک پہنچا۔ اکابر صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین مشکل مسائل میں ان کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اور ناقابل حل مسائل ان ہی سے سلجھا کرتے تھے۔ ایسی مقدسہ مطہرہ صدیقہ کو حضرت علی کرم اللہ وجہ کی مخالفت کرنے کی وجہ سے مطعون کرنا نامناسب ہے۔ انہیں ان کی طرف منسوب کرنا بالکل نامناسب ہے ایمان کے تقاضے کے خلاف ہے۔

چند سال پہلے فقیر کا یہ طریقہ تھا اگر حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ایصال ثواب کے لئے کھانا پکاتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ ۔ حضرت فاطمۃ الزہراؓ اور حضرت حسنین کریمین رضوان اللہ اجمعین کو شامل کر لیا کرتا تھا۔

ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ میں سلام عرض کرتا ہوں۔ سرکار دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم فقیر کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ چہرۂ انور دوسری طرف فرمائے ہوئے ہیں۔ پھر اس اثنا میں فرمایا کہ میں عائشہ کے گھر کھانا کھاتا ہوں جو مجھے کھانا کھلانا چاہے وہ میری عائشہ کے گھر بھیجے۔ اس وقت فقیر کو علم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عدم توجہی کا باعث یہ ہے کہ میں حضرت صدیقہ طاہرہ سلام اللہ